

ادبیتا عزل

اسنا

(جناب آلم منظر نگری)

| | |
|---|---|
| زبانِ شمع پہ پروانے کا بیان نہ ملا | یہاں میں سوزِ محبت کا ترجمان نہ ملا |
| مزاجِ داں تو ملے کوئی رازداں نہ ملا | تمام عمر کہیں مجھ کو ہم زبان نہ ملا |
| بہار گل میں جسے پہلوئے خزاں نہ ملا | کہاں تھا نبضِ شناسِ چینِ وہ دنیا میں |
| مرے فسانے سے یہ اپنی داستان نہ ملا | میں بن جبرہوں تو اختیار کا مالک |
| بچھڑ گیا تھا میں جس سے دکارواں نہ ملا | ازل سے گرم سفر ہوں مگر مجھے اب تک |
| کہیں بھی چین مجھے زیرِ آسمان نہ ملا | نفس میں اور نشیمن میں رہ کے دیکھ لیا |
| اہل سے بڑھ کے کوئی بھی نکا بہانہ نہ ملا | حیاتِ شوق کا اس کا رگاہِ فانی میں |
| چمن کی خاک میں یوں خاکِ آئینہ نہ ملا | کہیں یہی نہ ہو بنیادِ انقلابِ چین |
| مریضِ عشق کا کوئی مزاجِ داں نہ ملا | غمِ فراق ہو یا سرخوشیِ روزِ وصال |
| تری نظر سے جسے درجہاؤں نہ ملا | وہ دل رہے گا سکونِ دوام سے محروم |
| جس میں شوق کو جہان کا آستانہ نہ ملا | جھکی خود اپنے ہی سجدے میں اور پھر ہاتھی |

وہ کہہ رہے ہیں مجھے ناہنقا اس میں کون سا
جھانکی کا مزہ جسے امتحان نہ ملا

سبھی نے ان سے کہا حشر میں فسانہ دل

مجھے یہاں بھی آلم موقعِ سیاں نہ ملا